ہفت روزہ ہلال کے ایک صفحے کا ایک مضمون ایک ہی ہفتے میں کیسے چھپ گیا؟ مدیر کا اعتراف

ہفت روزہ ہلال کے ایک صفحے کا ایک مضمون ایک ہی ہفتے میں دو بار چھپ گیا۔ مدیر کا اعتراف، پروف ریڈنگ کی غلطی اور ادارتی نظام پر سوال

— کنٹرولر پبلشر مدیر ہر ایک صفحے کا ذمہ دار ہے، مضمون کا نہیں

ہفت روزہ ہلال کے صفحہ نمبر 14 پر شائع ہونے والا مضمون ہفتے کے روز دوبارہ شائع ہو گیا۔ ادارتی عملے کے مطابق یہ غلطی پروف ریڈنگ کے ایک ہی مرحلے میں ہوئی اور اس کی ذمہ داری براہِ راست مدیر پر عائد نہیں ہوتی۔ ادارہ اس غلطی پر قارئین سے معذرت کرتا ہے۔

مدیر ہلال کے مطابق یہ مضمون پہلی بار 9 مئی کے شمارے میں شائع ہوا۔ اگلے ہفتے یہ صفحہ دوبارہ کمپوز ہوا اور پروف ریڈر کے دستخط کے بغیر پریس میں چلا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہی مضمون 16 مئی کے شمارے میں دوبارہ چھپ گیا۔ ادارہ اس غلطی پر قارئین سے معذرت کرتا ہے۔

مدیر کے مطابق ادارتی نظام میں ایک ہی صفحے کو دو مرتبہ منظور کرنے کی گنجائش موجود تھی۔ پروف ریڈر کو ہر صفحے پر دستخط کرنا ہوتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ کون سا صفحہ چھپنے کے لیے تیار ہے۔ اس بار دستخط کے بغیر صفحہ پریس تک پہنچ گیا۔ ادارہ اب دستخط کے بغیر کسی صفحے کو چھاپنے کی اجازت نہیں دے گا۔

مدیر نے کہا کہ غلطی کی ذمہ داری ادارے پر ہے، کسی ایک فرد پر نہیں۔ ادارہ اس غلطی کی تفصیل اپنے اگلے شمارے میں شائع کرے گا اور پروف ریڈنگ کے طریقے میں تبدیلی کی جائے گی۔ ادارہ قارئین سے درخواست کرتا ہے کہ اگر وہ یہی مضمون دوبارہ چھپا دیکھیں تو ادارے کو مطلع کریں۔

ادارہ کے مطابق اگر کسی قاری نے یہی مضمون دوبارہ پڑھا تو اس کا وقت ضائع ہوا، اور یہ وقت ادارہ واپس نہیں کر سکتا۔ ادارہ صرف یہ وعدہ کر سکتا ہے کہ اگلی غلطی پہلی غلطی سے مختلف ہوگی۔ مدیر نے کہا کہ یہ جملہ وہ خود پریس کو بھیجتے وقت لکھیں گے تاکہ یاد رہے کہ غلطی دوبارہ نہ ہو۔

ادارہ نے قارئین سے اپیل کی ہے کہ اگر کسی اور صفحے میں بھی ایسی غلطی نظر آئے تو ادارے کو اطلاع دی جائے۔ ادارہ ہر شکایت کا جواب دینے کا وعدہ کرتا ہے اور ہر ہفتے اس فہرست کو شائع کرے گا۔ ادارہ کا ماننا ہے کہ غلطی چھپانا غلطی کرنے سے زیادہ برا ہے۔

ہفت روزہ ہلال کے صفحہ نمبر 14 پر ایک مضمون ہفتے میں دو بار چھپ گیا، ادارہ ذمہ دار

ادارہ کے مطابق پروف ریڈنگ کے ایک ہی مرحلے میں ایک ہی صفحہ دو بار منظور ہوا، پریس تک پہنچ گیا اور اگلے ہفتے دوبارہ شائع ہوا۔ ادارہ قارئین سے معذرت کرتا ہے اور اگلے شمارے میں وضاحت شائع کرے گا